باب۔71

عذابِ الٰہی

☆ وَكَم مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا أَوْ هُمْ قَائِلُونَ ۔

ترجمہ: اور کتنی بستیاں ہیں کہ ہم نے ان کو غارت کر دیا پھر جب ہمارا عذاب آ گیا رات کو (تو وہ پڑے سو رہے تھے) یا دو پہر کو (قیلولہ کر رہے تھے)۔ (سورۃ الاعراف : آیت4)

☆ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ ۔

ترجمہ: پس جب ہمارا عذاب آ گیا تو ہم نے اس گاؤں کو زیر و زبر کر دیا اور اس پر بکثرت لگاتار سخت پتھر برسائے کہ ڈھیر لگ گیا۔ (سورۃ ھود: آیت82)

☆ فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ۔

ترجمہ: پھر ہم نے اس کو بھی پکڑ لیا اور اس کے لشکروں کو بھی اور ان سب کو سمندر میں ڈال دیا اور وہ ملامت کے لائق ہی تھا۔ (سورۃ الذّاریٰت: آیت40)

☆ فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنظُرُونَ ۔

ترجمہ: پھر وہ حکمِ خدا سے سرکشی کرنے لگے تو ان کو ایک کڑاکے کے عذاب نے آ گھیرا اور وہ دیکھتے کہ دیکھتے رہ گئے۔ (سورۃ الذّاریٰت : آیت44)

صاحبو! شعیب علیہ السلام کی قوم کے لوگ راستوں پر بیٹھتے اور لوگوں کو لوٹ لیتے تھے۔ وہ ناپ تول میں بھی لوگوں کا نقصان کرتے تھے۔ وہ لوگ لیتے تو زیادہ، مگر دیتے کم۔ حضرت شعیبؑ ان کو روکتے تو وہ کہتے کہ تم یا تو ہماری چال پر چلو یا پھر یہاں سے نکل جاؤ۔ اگر ہم تمھارا طریقہ اختیار کریں گے تو ہم تو خسارے میں پڑ جائیں گے۔ دیکھو! ہر چیز کی انتہا ہوتی ہے۔ جب ان لوگوں کی نافرمانی حد سے زیادہ ہو گئی تو ایک دھواں سا اٹھا۔

Siddiqui Publications

زلزلہ اور بھونچال آگیا۔ زمین جابجا سے پھٹ کر آگ اور دھوئیں کے غبار اٹھنے لگے۔ آخر یہ ظالمین مر کر اوندھے پڑ گئے۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کر سکتا ہے مگر اس کی حکمت کا تقاضہ ہے اور اس کے رحم کا نتیجہ ہے کہ وہ راست باز اور نیک لوگوں کو کامیاب کرتا ہے۔ اور اس کے احکام کے نہ ماننے والوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ صاحبو! اللہ تعالیٰ قرآن میں ایک پیغمبر کے بعد دوسرے پیغمبر کا قصہ سناتا ہے اور تم کو عبرت دلاتا ہے۔ دیکھو جیسے اسباب ہونگے ویسے ہی اس کے نتائج بھی۔

ملکِ حجر کی وادی القریٰ میں ثمود نامی قوم رہتی تھی۔ وہ لوگ بڑے کاریگر لوگ تھے۔ معماری اور سنگ تراشی میں بڑے ماہر تھے۔ بڑے مُرفّہ حال (well-to-do) لوگ تھے۔ ان لوگوں کے پاس دَھن دولت کی کوئی کمی نہ تھی۔ ظاہر ہے دولت کے لوازم سے، عیاشی اور بدمعاشی ہے۔ صالح علیہ السلام نے ان کو نصیحت کی۔ جس پر ان کی قوم نے ان سے معجزہ مانگا۔ معجزہ میں ایک اونٹنی نکلی۔ ایک بدمعاش نے اس اونٹنی کے پیر کاٹ دیئے اور لگا شیخی کرنے کہ اب وہ عذاب بھی لاؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے تھے۔ چنانچہ ایک سخت زلزلہ آیا اور پھر وہ سب اوندھے منہ مرے پڑے تھے۔

دیکھو! فرعون کیا کرتا تھا؟ جن لوگوں پر اس نے فتح حاصل کی تھی ان کو نیچ ذات سمجھتا تھا۔ ان کو بے یار و مددگار جانتا تھا۔ ان سے غلاموں جیسا سلوک کرتا تھا۔ بچوں کو قتل کر دیتا تھا۔ سمجھداروں کو اور خدا پرستوں کو مجنون کہتا تھا۔ آخر اس کا انجام کیا ہوا؟ وہ اور اس کا لشکر ڈبو دیا گیا۔

صاحبو! موجودہ حالت پر غور کرو کہ کیا لوگ اللہ کو بھول نہیں بیٹھے ہیں؟ کیا بیشتر لوگ قسم قسم کی بت پرستی میں مشغول نہیں؟ کوئی آدمیوں کے شیطانوں کو مانتا ہے تو کوئی ارواحِ خبیثہ کو۔ اس زمانے میں کس قسم کی بدکاری ہے جو ہوتی نہیں۔ مدارس کی کیا حالت ہے وہ کچھ مخفی نہیں۔ مجالس میں کیا کچھ نہیں ہو رہا ہے۔۔۔؟ جو فرعون صفت ہیں ان کا کام ہے مفلسوں کو حقیر سمجھنا اور غریبوں پر مظالم توڑنا۔ اللہ کے احکام اور اس کی آیتوں سے مسخرگی کی جاتی ہے۔ مذہب کی ہنسی اڑائی جاتی ہے۔ ساری دنیا میں کشت و خون کا بازار گرم ہے۔ ریاستیں، ریاستوں سے لڑ رہی ہیں۔ قومیں، قوموں کو تباہ کر رہی ہیں۔ محبت و اتفاق شرمندۂ معنی ہیں۔ بچے، ماں باپ کو نہیں مانتے۔ شوہر بیوی میں محبت نہیں۔ بھائی، بھائی کا دشمن ہو گیا ہے۔ کیا اب بھی توبہ کرنے اور استغفار کا وقت نہیں آیا۔۔۔؟

افسوس! سینہ میں نصیحت لینے والا دل نہیں ہے۔ عذاب پر عذاب اتر رہے ہیں اور اس کو اتفاق یعنی accidental سمجھ کر دھیان نہیں دیتے، توجہ نہیں کرتے۔ زلزلے پر زلزلے آ رہے ہیں۔ طغیانی پر طغیانی ہو رہی ہے۔ جابجا آگ لگ رہی ہے۔ ایک دوسرے پر بمباری کر رہے ہیں۔ گزشتہ دونوں جنگ عظیم (world wars) میں کیا کچھ نہ ہوا۔ پہلے پتھر برستے تھے مگر اب بم بلکہ ایٹم بم برستے ہیں۔ ان جنگوں میں

تمھاری خود پسندی وselfishnessاور تمھاری نفسیات وcomplexityکی وجہ سے لاکھوں نہیں کڑوڑوں آدمی مارے گئے ہیں۔ یہ دو بڑے واقعات ہمارے سامنے ہو چکے ہیں اور تیسرا ابھی جھانک رہا ہے ، معلوم نہیں کب صورت دکھادے۔۔۔!ان سب سے کوئی عبرت نہیں لیتا اور کوئی خوابِ غفلت سے نہیں جاگتا۔ دنیا میں انہماک ہے کہ بڑھتا ہی جارہا ہے (جسے دیکھو وہ مصروف)۔۔۔! نہ پیٹ بھر کھانا ہے نہ تن پر پورا کپڑا۔ پھر بھی نہ کوئی توبہ کرتا ہے نہ ہی استغفار پڑھتا ہے۔ نہ گزشتہ واقعات سے نصیحت قبول کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر اٹھا رہا ہے۔ اور تم ہو کہ آنکھ تک نہیں کھولتے ، کروٹ تک نہیں لیتے۔ سمجھ لو کہ اس کا انجام کیا ہو گا؟۔۔۔ وہی جو پچھلوں کا ہوا ہے کہ ان کا نام باقی ہے نہ نشان۔۔۔ دریائے غضبِ الٰہی جوش میں آئے گا اور غرقِ عذاب کر دے گا۔ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ، اے آنکھوں والو! بصارت و بصیرت رکھنے والو! کچھ تو عبرت پکڑو(سورۃ الحشر: آیت 2)۔۔۔ اللہ تعالیٰ تاریخ کے اوراق الٹ الٹ کر دکھا رہا ہے۔ آنکھ کھولو۔ پھر نظرِ عبرت ڈالو ، توبہ کرو۔ اور جب مرو تو ایمان سے مرو۔

{حوالہ تفسیر صدیقی-پارہ8 صفحہ 67، 121، 122، 126تا127پارہ9 صفحہ 5
پارہ12 صفحہ 61، 62پارہ15 صفحہ 116، 117پارہ27 صفحہ 3 تا5اور پارہ30 صفحہ 118}

متفرقات۔Miscellaneous

صاحبو!جو لوگ عبدیت سے ممتاز ہوتے ہیں وہ بے ارادہ جیتے ہیں۔ مردہ بدستِ زندہ رہتے ہیں۔ ہر شخص کو ، ہر چیز کو اس کا حق دینا ان کا کام ہے۔ وقت کی ضرورت کے مطابق عمل کرنا ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے تحتِ امر رہنا ان کے پیشِ نظر رہتا ہے۔ یہ لوگ عام لوگوں میں ایسے گھلے ملے رہتے ہیں کہ ان کا دوسروں سے امتیاز کرنا مشکل ہوتا ہے۔ان کی زبان پر ہر دم یہی ہوتا ہے کہ:

دل کسی سے نہ لگا دستِ فشاں سب سے رہے
عمر بھر قیدِ تعلق سے ہم آزاد رہے

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ محب بھی ہیں ، محبوب بھی ہیں اور بندے بھی۔ مگر ایک گونہ خصوصیت (بندگی) کی وجہ سے ممتاز سمجھے جاتے ہیں۔

{حوالہ تفسیر صدیقی-پارہ30 صفحہ 138، 139اور مقدمہ صفحہ 11، 12}

Siddiqui Publications

متفرقات۔Miscellaneous

صاحبو! ذرا غور تو کرو! کہیں سچا دوست نظر بھی آتا ہے؟ ہمارے خیال میں تو سچا دوست صرف خیال میں ہے یا، عنقا یعنی rare fabulous bird کی پشت پر سوار ہو کر کوہِ قاف میں اُڑتا پھرتا ہے۔ دوست کا لفظ اب شرمندۂ معنی نہیں ہے۔ لیکن میں ایک بات پوچھتا ہوں کہ تم کو دوست نہ ملنے کی شکایت ہے مگر ذرا بتاؤ کہ تم بھی کسی کے دوست ہو۔۔۔؟ پھر کس منہ سے دوسرے کی شکایت کرتے ہو۔ تمھارے دل میں ہمدردی ہوتی، دوسرے کے کام آتے، تو دوسرا بھی تمھاری کچھ نہ کچھ مدد کرتا۔ عمل اور رَدِ عمل برابر ہوتا ہے۔ بھلائی کا جواب بھلائی ہی سے دیا جاتا ہے۔ یہ کیا کہ میں کسی کی مدد نہ کروں اور سب میری خدمت کریں؟ اَللّٰہُ اَکْبَرْ، اَللّٰہُ اَکْبَرْ۔ آج کل ہمیشہ سے زیادہ دشمنی کی آگ مشتعل ہے۔ قوموں میں بمباری ہو رہی ہے، افراد میں چھری کٹاری ہو رہی ہے۔ امن و امان مفقود ہے۔ حالت نا محمود ہے۔

{حوالہ تفسیر صدیقی-پارہ 8 صفحہ 80}

اسلام کے خلاف بڑی بڑی کوششیں کی گئیں اور کی جا رہی ہیں۔ مسلمانوں میں خانہ جنگی بھی ہوئی اور چنگیز خان کی فوج سے لڑائی بھی ہوئی۔ اور ایک زمانے تک صلیبی لڑائیاں بھی ہوئیں۔ مگر ہوا کیا۔۔۔؟ اسلام برابر ترقی کرتا رہا اور کیے جا رہا ہے۔ بھلا اللہ کے روشن کیے ہوئے چراغ کو کوئی بجھا سکتا ہے۔۔۔؟ اسلام میں ایک عجیب خصوصیت ہے۔ مسلمانوں نے مارا تو ان کے مخالف مسلمان ہو گئے، اور غیر قوموں نے مسلمانوں کو مارا تو وہ بھی مسلمان ہو گئے۔ چنگیز خان نے کروڑوں مسلمانوں کو مارا۔ لیکن آخر مسلمان ہو کر پھر اسی فوج سے ایک ترک محمد خان رابع فاتح قسطنطنیہ ہوا جس کے سبب آج ترکستان کی قوم اسلام کا زور اور قوت بن گئی۔ میں بارہا کہتا ہوں کہ تم قرآن کو دیکھو، اس کو ہاتھ تو لگاؤ، قرآن تمھیں پکڑ لے گا اور تم چھڑا نہ سکو گے۔ اب پھر آخر میں کہتا ہوں کہ یہ خدا کا روشن کیا ہوا چراغ ہے۔ کسی کے پھونکنے سے نہیں بجھے گا۔ یہ پھیلے گا اور خوب پھیلے گا۔

{حوالہ تفسیر صدیقی-پارہ 28 صفحہ 47}